

Publication Information

الاسوة ریسرچ جرنل

AL-USWAH Research Journal

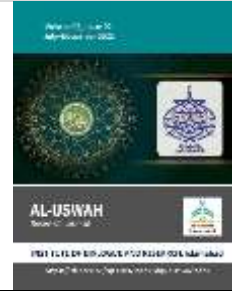
Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad

E-ISSN 2790-8771 P-ISSN 2790-8763

Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022

HEC Category "Y"

<https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/index>



Title

یسوع کا دخول یروشلم: عید فصح یا عید نیام ایک تحقیقی جائزہ

Translation:

Jesus' Entry into Jerusalem: A Research Review in The Context of Passover and Tabernacle

Author

Mian Faizan Ahmed

*Ph.D. Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture
University of Sindh Jamshoro*

Email: faizan.arain@scholars.usindh.edu.pk

ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-2751-1711>

Anas Mehmood

*Ph.D. Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture
University of Sindh Jamshoro*

Email: anasmehmood190@gmail.com

Orcid id: <https://orcid.org/0000-0002-4548-9511>

How to Cite:

Mian Faizan Ahmed, and Anas Mehmood. 2022. "یسوع کا دخول یروشلم: عید فصح یا عید نیام ایک تحقیقی جائزہ: Jesus' Entry into Jerusalem: A Research Review in The Context of Passover and Tabernacle". AL-USWAH Research Journal 2 (2). <https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/article/view/35>.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.



یسوع کا دخول یروشلم: عید فصح یا عید خیام ایک تحقیقی جائزہ

Jesus' Entry into Jerusalem: A Research Review in The Context of Passover and Tabernacle

Mian Faizan Ahmed

*Ph.D. Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture
University of Sindh Jamshoro*

Email: faizan.arain@scholars.usindh.edu.pk

ORCID: <https://orcid.org/0000-0002-2751-1711>

Anas Mehmood

*Ph.D. Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture
University of Sindh Jamshoro*

Email: anasmehmood190@gmail.com

Orcid id: <https://orcid.org/0000-0002-4548-9511>

Abstract

The final days of Jesus when he reached Jerusalem before the events of his crucifixion are extensively covered in all four canonical gospels. Because Jesus' crucifixion is the foundation for humanity's redemption, these events' significance led to the cross, the most significant event in Christian history. However, each of the four gospels tells a unique version of this story in order to offer a full foundation for humanity's redemption. The foundation of Jesus' execution, according to the authors of the gospels, was laid on the day when he triumphantly entered Jerusalem and was warmly received by the Jewish populace. The gospel writers attempted to conjure up the idea that Jesus entered Jerusalem on the day of Passover, one of the Jewish religious holidays. However, historical evidence contradicts this, and it can be determined that Jesus actually made his triumphant entry into Jerusalem six months earlier on the Tabernacle Feast, one of the most significant Jewish holidays preceding Passover. The triumphant arrival of Jesus into Jerusalem has been examined in this article in light of historical facts.

Keywords: Jesus Christ, Passover, Tabernacle, Jerusalem, Crucifixion

اناجیل کے مطابق یسوع کی زندگی کے اہم ترین واقعات اُس وقت سے شروع ہوتے ہیں جب وہ عید فصح سے قبل شاہانہ انداز میں یروشلم میں داخل ہوئے۔ ان کا یروشلم شہر میں داخل ہونا اپنی ذات میں نہایت اہمیت رکھتا تھا کیونکہ نبیوں کے مطابق یہ مسیح کے دور کا آغاز اور دشمنوں سے اسرائیل کی نجات کا وقت تھا۔ جیسا کہ زکریا نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔

"اے بیٹی صیہون! تو نہایت شادمان ہو۔ اے بیٹی یروشلم! خوشی سے لکڑی تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ صادق اور مخلص ہے۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر بلکہ گدھی کے بچے پر سوار ہے۔"¹

اس شاہانہ داخلے کو چاروں انجیل نویس ہی بیان کرتے ہیں۔ اناجیل کے مطابق یہ داخلہ عید فصیح سے کچھ روز قبل تھا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دیگر تاریخی وقائع نگاری میں غیر صحیح معلومات فراہم کرنے والی اناجیل کیا اس معاملے میں صادق ہیں کہ واقعی یہ داخلہ عید فصیح کے موقع پر ہی ہوا؟ بد قسمتی سے اناجیل کے علاوہ مسیحی کلیساء کے پاس یسوع کی زندگی سے متعلق کوئی ریکارڈ موجود نہیں لہذا انجیلی بیانات کی تنقیح کر کے ہی واقعہ کے نفس امر تک پہنچا جاسکتا ہے کہ یہ کب رونما ہوا۔ بہت سے شواہد کے مطابق یہ داخلہ موسم بہار کے بجائے موسم خزاں کے وقت ہوا تھا جب کہ یہودیوں کی عید خیام نزدیک تھی۔ فاتحانہ داخلہ سے لے کر مصلوبیت یسوع تک، سارے واقعات (جن میں تطہیر ہیکل، ہیکل میں منادی، عشائیہ ربانی، گرفتاری، سردار کاہن کی تفتیش، سنہد رین میں مقدمہ، ہیرودیس انٹنی پاس کے سامنے پیشی، پلاطوس کے سامنے حاضری شامل ہیں) کے بارے میں خیال کیا گیا ہے کہ یہ اتوار سے لے کر جمعہ تک واقع ہوئے جبکہ اتنے سارے واقعات کا پے درپے منعقد ہونا عقلی اور تاریخی دونوں اعتبار سے محال ہے کیونکہ رومی حکومت کی عدالتی کاروائی اتنی تیزی سے مکمل نہیں ہوا کرتی تھی۔³ چنانچہ ان حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نظریہ مضبوط ہو جاتا ہے کہ یسوع کا داخلہ عید خیام سے قبل ہوا تھا جبکہ مقدمے اور پیشی کا واقعہ اس کے چھ مہینے بعد فصیح کے موقع پر ہوا۔

جب یسوع یروشلم کی طرف روانہ ہوا تو یریحو پہنچ کر ایک بڑا مجمع اس کے ساتھ ہو چکا تھا۔ یریحو سے نکلے ہی وہ جیسے ہی ایک نابینا کے پاس سے گزرا تو اس نے اسے ابن داؤد کہہ کر پکارا۔⁴ مرقس کی انجیل کے مقام سے پتہ چلتا ہے کہ یسوع کی یروشلم کی طرف پیش قدمی اس کے بادشاہت کے دعوے اور یہودی تخت کی بحالی کے مقصد کے ساتھ تھی تبھی مرقس کا بیانیہ بھی اسے شاہی پیش قدمی قرار دیتا ہے۔ بطور یہودی بادشاہ وہ گدھے پر سوار زکریا بنی کی پیشگوئی کی عکاسی کرتا ہوا جب یروشلم میں داخل ہوا تو لوگ اسے شاہی القابات سے ہی پکار رہے تھے جیسا کہ ابن داؤد اور اسرائیل کا بادشاہ۔ اس کا استقبال المسیح بادشاہ سمجھ کر کیا گیا تھا تبھی لوگ ہوشعنا کی صداؤں کے ساتھ اس المسیح کے ذریعے رومی غلامی کے نجات کی دعا کر رہے تھے۔

دخول یروشلم کے موقع پر ہوشعنا کی صدائیں بھی اس امر کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ عید خیام کا وقت تھا کیونکہ ہوشعنا کا لفظ اسی تہوار پر استعمال کیا جاتا تھا۔ دیگر یہودی تہواروں کی دعائیہ تقریبات کے برعکس عید خیام کی رسومات پر ہونے والی خصوصی دعاؤں میں اس لفظ کو مکرر دہرایا جاتا تھا۔ ہوشعنا کی یہ صدائیں یسوع کے بجائے خدائے تعالیٰ کے حضور کی جارہی تھیں جن کا مطلب اس کے ماسوا کچھ نہ تھا کہ خداوند اپنے مسیح کے ذریعے ہمیں نجات دے۔⁵

عبرانی نوشتوں میں نجات کا لفظ ان حکمرانوں اور جنگجوؤں کے لیے استعمال ہوا ہے جن کے ذریعے خدا نے اسرائیل کو اس کے دشمنوں سے نجات دی۔ اس طرح کی دعائیں عید خیام کے موقع پر کی جاتی تھیں اور خصوصاً اس دعا کو اس وقت کیا جا رہا تھا جب اسرائیل کی نجات کے مشن کو پورا کرنے کے لیے یسوع یروشلم میں داخل ہو رہے تھے۔ کامیاب تصور کیے جانے والے المسیح یسوع کی یروشلم آمد کا وقت موسم خزاں تھا جس میں کھیتی کاٹی جاتی تھی۔ یہ یہودیوں کے لیے مسرت و شادمانی کا وقت ہوا کرتا تھا۔ یسوع کی بہت سی تمثیلات بھی اسی کھیتی کے وقت گھومتی نظر آتی ہیں۔ یہودی سال کا پر مسرت وقت یہی تھا کیونکہ اس میں کھیتی کو محفوظ کیا جاتا تھا۔ نیز عید خیام ہی وہ تہوار ہے جس کے متعلق نوشتوں میں لکھا ہے کہ تم شادمان ہوں گے۔⁶ بہار کا تہوار نجات کی ابتداء کا وقت تھا لیکن کہانی کے فاتحانہ اختتام کو خزاں میں ہی متصور کیا گیا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے سلیمان علیہ السلام نے مسیحانہ سلطنت کی ابتداء اور مصائب و آلام کے بعد کے دور کے اختتام کی خوشی کو خزاں کا وقت بتایا۔

یسوع جب گدھے کی پشت پر سوار یروشلم میں داخل ہوا تو یہ زکریا نبی کے آخری ایام کے تصور کے عین مطابق تھا۔ اپنے صحف مقدسہ کی تفہیم رکھنے والے یسوع کے اس طرح داخل ہونے سے جان گئے تھے کہ اس کا مقصد کیا ہے۔ انجیل نویسوں نے بددیانتی سے عید خیام کے اس واقعہ کو عید فصیح کے موقع پر قرار دیا ہے۔ اس کی سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ پولوسی نظریات کے سبب انجیل نویسوں کے لیے یسوع کی زندگی سے زیادہ اس کی صلیبی موت اہم ہے جو کہ مسیحی تصور نجات کا مرکزی نقطہ تفہیم ہے۔ انجیل نویسوں نے کمال ہشیاری سے مشرک اقوام سے مسیحیت میں آمدہ افراد کے سامنے حقیقت پر پردہ ڈال دیا اور اس سارے واقعہ کی کچھ اس طرح رنگ آمیزی کی کہ دخول یروشلم کے بعد کے سارے واقعات کو مصلوبیت کے تابع کر دیا۔

یہ سارا منظر نامہ ہمیں ایک اہم نقطے کی طرف لے جاتا ہے۔ عید فصیح کے ایک خاص معنی شاہی تہوار کے بھی ہیں۔ عید خیام کے علاوہ دیگر یہودی تہواروں کی تقاریب میں یہودی شاہی خاندان شاذ و نادر ہی شامل ہوا کرتا تھا لیکن عید خیام کے موقع پر بادشاہ خود ہیکل کے برآمدے میں حاضر ہوتا اور بلند آواز میں موسوی شریعت میں مذکور اپنی ذمہ داریوں کے متعلق آیات کا حصہ تلاوت کرتا۔⁷ مشناس اس رسم کو اس طرح بیان کرتی ہے۔

"سات سال گزرنے کے بعد آٹھویں سال، عید خیام کے پہلے دن بادشاہ تیار ہو کر ہیکل کے برآمدے میں بنے لکڑی کے چبوترے پر آکر کھڑا ہوتا۔۔۔۔۔ سینیکاگ کا منتظم شریعت کی کتاب کا طومار لا کر دوسرے عہدیدار کو دیتا اور وہ سردار کا ہن کو دیتا۔ سردار کا ہن یہ طومار بادشاہ کی خدمت میں پیش کرتا اور بادشاہ اسے وصول کرتا۔ بادشاہ اگر پانے کھڑے ہو کر

اسے وصول کیا اور کھڑے ہو کر ہی پڑھا تھا اسی وجہ سے بزرگوں نے اس کی تعریف کی۔ اور جب وہ اس مقام پر پہنچا کہ "اور پردیسی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اوپر حاکم نہ کر لینا" تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں مگر انہوں نے پھر بھی چلا کر اس سے کہا کہ تو ہمارا بھائی ہے تو ہمارا بھائی ہے۔"⁸

یہ قضیہ ظاہر کرتا ہے کہ شریعت پڑھنے کا یہ عمل ہر سات سال بعد ہوا کرتا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یسوع نے یروشلم میں داخلہ کا جو وقت مقرر کیا تھا وہ ٹھیک وہی سال تھا جس میں بادشاہ نے ہیکل میں داخل ہو کر شریعت کی کتاب کو پڑھنا تھا۔ اس نے اپنی بحیثیت المسیح تاج پوشی اور اپنی شاہی سرگرمیوں کو نہایت احتیاط سے اس طرح ترتیب دیا کہ وہ ٹھیک تہوار کے موقع پر یروشلم پہنچ سکے۔ بحیثیت یہودی بادشاہ اسی طرح ہیکل کے احاطے میں داخل ہوتا جس طرح ماضی میں بادشاہ داخل ہوتے تھے اور اسی طرح ان رسومات کو ادا کرتا جو اس کے عظیم اجداد یہودی تخت پر کرتے رہے تھے۔ دیگر امور کی نسبت یہ معاملہ یسوع کی بادشاہت اور تخت نشینی کو مشہور کرتا اور اس مقصد کو پورا کرتا جو بطور بادشاہ اور نجات دہندہ اس کی ذمہ داری تھی۔⁹

اس موقع پر یہودی تاریخ کی ایک ہستی کا خیال بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ہستی حضرت سلیمان علیہ السلام کی تھی جو کہ یہودیوں کے عظیم بادشاہ اور تین ملہم کتب کے حامل ہیں۔ یسوع سے سینکڑوں برس قبل یہ عید نیام ہی کا موقع تھا کہ ہیکل کے برآمدے میں خصوصی طور پر بنائے چبوترے پر کھڑے ہو کر سلیمان علیہ السلام نے اولین ہیکل میں نذرانہ پیش کیا اور خدا کے حضور دعا کرتے ہوئے قربانی ادا کی۔¹⁰

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ہیکل میں داخلہ کے بعد یسوع کا پہلا کام تطہیر ہیکل تھا۔ اس عمل کو انجیل نویسوں نے بظاہر خفیف سا پیش کیا ہے کہ یسوع نے کوڑے مار مار کر خوانچے بازوں اور کبوتر فروشوں کو ہیکل سے نکال دیا حالانکہ یسوع کا یہ عمل انتہائی اہم تھا کیونکہ بحیثیت المسیح بادشاہ ہیکل کی تشکیل نو کرتے ہوئے اسے ضمیر فروش سردار کاہن اور اس کے ہم نوا کاہنوں اور دیگر ہر کاروں سے پاک کرنا تھا۔ اگرچہ اس کام کے لیے یسوع کے پاس کوئی منظم فوج نہیں تھی اس کے باوجود بھی یہودیوں نے اس کے عمل کو سراہا۔ یہ دیگر یہودیوں کی حمایت ہی تھی جس کی وجہ سے دیگر معاملات میں انتہائی فعال ہیکل کی پولیس اس وقت یسوع کو روکنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی تھی۔

تطہیر ہیکل کے بعد یسوع کو ہیکل کے برآمدے میں کھڑے ہو کر مسیحانہ دور کے آغاز کے لیے نذر پیش کرنا اور مقدس کتاب کا مخصوص حصہ تلاوت کرنا تھا جیسا کہ سلیمان علیہ السلام نے پہلے ہیکل میں کیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنی نئی حکومت کے لیے خدا سے مناجات کرنے کا وہی موقع یسوع نے منتخب کیا تھا جس کا انتخاب اس

سے قبل سلیمان علیہ السلام کرچکے تھے۔ انجیل نویسوں نے یہاں بھی دھوکہ دے کر گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ انجیل یوحنا میں دیکھا جاسکتا ہے کہ یسوع نے عید خیام کے موقع پر یرושلم کا خفیہ دورہ کیا۔ یسوع کے بھائیوں نے جب اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو اس نے کہہ دیا کہ "ہنوز میرا وقت نہیں آیا ہے" ¹¹ لیکن سب کے جانے کے بعد یسوع خود بھی یرושلم جا پہنچتے ہیں۔ اس واقعہ کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ یسوع شہر میں کہیں بھی جانے کے بجائے سیدھا ہیکل پہنچتے اور آدھی عید گزرنے کے بعد خود کو ظاہر کرتے ہیں۔ جب لوگوں نے انہیں ہیکل میں تعلیم دیتے دیکھا تو انہیں المسیح کی حیثیت سے پہچان لیا تھا لیکن جب کاہنوں نے اسے گرفتار کرنے کی کوشش کی تو وہ دوبارہ سے منظر عام سے غائب ہو گئے کیونکہ "ہنوز ان کا وقت نہیں آیا تھا"۔ یسوع کا یہ واقعہ جسے صرف انجیل یوحنا کے مصنف نے بیان کیا ہے۔ درحقیقت عید خیام کے موقع پر یرושلم میں اس کے فاتحانہ داخلے کے بعد کا ہے لیکن انجیل نویس نے ملمع سازی کرتے ہوئے اس واقعہ کو دخول یرושلم سے بالکل الگ پیش کیا ہے۔

بحیثیت المسیح یسوع اور سلیمان علیہ السلام کے درمیان مماثلتیں مزید حقائق کو بھی واضح کر دیتی ہیں کہ رومیوں کے بنائے اس ہیکل کے بارے میں یسوع کا کیا نظریہ تھا۔ اناجیل کے مطابق یسوع پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ دھمکی دیتا ہے کہ میں اس ہیکل کو تباہ کر دوں گا اور تین دن بعد کھڑا کر دوں گا۔ یہ عین ممکن تھا کہ اگر یسوع کی بادشاہت قائم ہو جاتی تو وہ اس ہیکل کو تباہ کرنے کی طرف لازمی توجہ دیتا اور ہیکل کو دوبارہ قائم کر دیتا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ موجودہ ہیکل ہیرودیس اعظم نے بنوایا تھا اور ہیرودیس یہودیوں کی نظر میں نہایت ہی لعین شخص تھا۔ انہوں نے دل پر پتھر رکھ کر ہیرودیس کو تعمیر ہیکل کی اجازت تو دے دی تھی مگر ہیکل کی بے پناہ خوبصورت عمارت کے باوجود وہ یہ تصور نہیں کر سکتے تھے کہ مسیح کے ایام میں بھی یہی ہیکل کھڑا رہے گا۔ اگر یسوع رومیوں کو فلسطین سے نکال کر خود کو المسیح ثابت کر بھی دیتا تو بھی یہودیوں اسے اس وقت تک المسیح تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ وہ ہیکل کو منہدم کر کے نئے سرے سے دوبارہ نہ کھڑا کر دیتا۔ ¹²

یہودیوں کے مطابق آخری زمانے کا المسیح سلیمان علیہ السلام سے بھی زیادہ عالی مرتبت ہو گا لیکن اس المسیح کے ہاتھوں اسرائیل کی سلطنت کی بحال ہونے پر بھی وہ خدا کے لیے قربانی کرنے اور نذر پیش کرنے کے لیے ہیرودیس کے بنائے ہیکل میں جانے کو تیار نہ تھے۔ یہاں ایسی کوئی معقول وجہ نہیں کہ ہیکل ڈھا دینے والی بات کو یہودی کفر گوئی سمجھے اور اس بات سے خوفزدہ ہو گئے۔ یہ نظریہ کلی طور پر غلط تھا کہ یہودی اس ہیکل کو خدا کی نشانی سمجھتے تھے۔ ہیکل کو تباہ کرنے اور دوبارہ تعمیر کرنے کا دعویٰ کسی بغاوت یا کفر گوئی کا نہیں تھا بلکہ انجیل نویسوں نے اسے کفر گوئی بنا کر پیش کیا ہے۔

المسیح اور عید خیام کے درمیان تعلق سے بنیادی آگاہی کے بعد اب ہم دوبارہ سے اپنے موضوع کی طرف پلٹتے ہیں کہ جب یسوع یروشلم میں داخل ہو رہے تھے تو لوگوں کے کیا تاثرات تھے؟ اناجیل کے مطابق لوگوں نے کھجور کی ٹہنیاں اٹھا کر یسوع کا استقبال کیا۔ اس موقع پر لوگوں کا کھجور کی ٹہنیاں اٹھا کر یسوع کا شاندار استقبال کرنا اس بات کا اہم ثبوت ہے کہ یہ واقعہ عید خیام کے موقع پر ہوا کیونکہ اس موقع پر فصلیں اور پھل تیار ہوتے تھے جبکہ عید فصیح کے وقت اس خطے میں کھجور کی شاخیں نہیں پائی جاتی تھیں۔ نیز عید خیام کے موقع پر ہونے والی رسومات میں کھجور کی ٹہنیوں کا ایک اہم کردار تھا۔ فاتحانہ داخلہ کے موقع پر ان شاخوں کی موجودگی نہایت اہم ہے کیونکہ اس تہوار کے موقع پر عارضی طور پر بسائی جانے والی جھونپڑیوں کو انہی ٹہنیوں کی مدد سے ڈھانپا جاتا تھا۔ جیسا کہ کتاب مقدس میں لکھا ہے۔

"سو پہلے دن تم خوشمناد رختوں کے پھل اور کھجور کی ڈالیاں اور گھنے درختوں کی شاخیں اور

ندیوں کی بید مجنوں لینا اور تم خداوند اپنے خدا کے آگے سات دن تک خوشی منانا۔"¹³

دخول یروشلم کے اس موقع پر بہار کے بجائے خزاں کا موسم تھا۔ اس کا ثبوت اناجیل سے بھی ملتا ہے کہ جب یروشلم میں آنے کے بعد جب یسوع کو بھوک لگی اور وہ انجیر کے درخت سے کچھ کھانے کے لیے گئے تو وہ وہاں کچھ نہ تھا چنانچہ یسوع نے انجیر پر لعنت کی۔¹⁴ یسوع کے درخت پر لعنت کرنے کی وجہ یہ تھی کہ پیغمبروں کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح کے وقت میں درخت زرخیز ہونگے اور اپنا پھل لائیں گے اور انجیر اور تاک کی پیداوار زیادہ ہوگی۔

"اے زمین ہر اسان نہ ہو

خوشی اور شادمانی کر

کیونکہ خداوند نے بڑے کام کیے ہیں۔

اے دشنی جانوروں ہر اسان نہ ہو

کیونکہ بیاباں کی چراگاہ سبز ہوتی ہے

اور درخت اپنا پھل لاتے ہیں

انجیر اور تاک اپنی پوری پیداوار دیتے ہیں۔"¹⁵

زکریا نبی کی پیشگوئی کے مطابق المسیح کے ہاتھوں زبردست معجزے کا صدور کوہ زیتون پر ہونا تھا۔ یہ وہی پہاڑ تھا جس پر داؤد نبی دعا کیا کرتے تھے¹⁶ اور اسی پہاڑ پر حزقیل نبی نے خدا کا جلال دیکھا تھا¹⁷۔ اس پہاڑ کو مسیح کا پہاڑ بھی کہا جاتا تھا۔¹⁸ بیت عنیاہ اسی کوہ زیتون پر بنا ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں یسوع پر قیمتی عطریاتیل ملنے کا واقعہ پیش

آیا۔ اناجیل کے مطابق ایک عورت نہایت قیمتی تیل لے کر آئی اور یسوع کے سر پر مسح کیا۔ یہ قضیہ انجیل نویسوں کی بددیانتی ہے کہ انہوں نے اس رسم کی ادائیگی کوہ زیتون پر دکھائی۔ کوہ سینا پر کی جانے والی یسوع کی تاج پوشی نامکمل تھی کیونکہ اس رسم کے لیے لازم مقدس تیل دستیاب نہ تھا۔ لہذا اس تیل کے حصول کے لیے ہیکل پر قبضہ کرنا ضروری تھا تاکہ اس کمرے سے مقدس تیل حاصل کیا جائے جدھر مقدس تیل جمع کیا جاتا تھا اور یہ تیل حاصل کر کے وہ مقدس پہاڑ پر تاج پوشی کی رسم ادا کرتا جہاں اسے گمان تھا کہ اس کی مسیحائی کو تسلیم کیا جائے گا۔ دخول یروشلم سے جڑے واقعات میں ایک اہم واقعہ عشائیہ ربانی کا ہے۔ اناجیل اربعہ نے اسے بھی فصیح کا کھانا قرار دیا ہے جبکہ مسیحانہ تشریحات کے تناظر میں عشائیہ ربانی کا واقعہ بھی عید فصیح کے بجائے عید خیام پر ہوا تھا۔ اناجیل اربعہ میں عشائیہ ربانی کو ایک افسانہ کے ساتھ مخصوص طریقے سے تراش کر پیش کیا گیا ہے۔ اس واقعہ سے تین مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

- 1۔ یسوع کی صلیبی موت کی پیشگوئی اور اس موت پر اسکی رضامندی ظاہر کرنا۔
- 2۔ یہوداہ اسکرپوٹی پر شیطان کا غلبہ دکھانا جس کی وجہ سے اس نے یسوع کو پکڑوایا۔
- 3۔ یہ ظاہر کرنا کہ خدا کا گوشت اور خون کھانے کی مشرکانہ رسم کے ساتھ یسوع نے خود عشائیہ ربانی کی بنیاد رکھی۔

عید خیام کے موقع پر گھروں کی چھتوں پر تین لکڑیاں نصب کر کے مقررہ ہدایات کے مطابق روایتی خیمہ کھڑے کیے جاتے تھے۔ اسی مناسبت سے اسے خیام کہا جاتا ہے۔ فصیح کے موقع پر صیدر Seder کھانے کی روایت ورسم۔ جس میں بے خمیری روٹی، فصیح کا برہ اور کڑوا ساگ کھانا شامل ہیں۔ کے موقع پر کسی قسم کی خصوصی رسومات و تزئین و آرائش کا سراغ نہیں ملتا۔ یہ خاص روایت عید خیام کے ساتھ خاص تھی کہ عید خیام کے موقع پر کھایا جانے والا کھانا ایک آراستہ خیمہ (Sukkah) میں کھایا جاتا تھا۔ اس کا خفیف ذکر عہد جدید میں بھی ملتا ہے جہاں ایک شاندار آراستہ بالا خانے میں یسوع اور اس کے ساتھی کھانا کھاتے ہیں۔¹⁹

شراب اور روٹی کے ساتھ تطہیر (Kiddush) تمام یہودی تہواروں کی خصوصیت تھی۔ جس طرح شراب اور روٹی فصیح کے موقع پر ہوتی تھی اسی طرح عید خیام کے موقع پر بھی ہوتی تھی۔ Kiddush کی ادائیگی میں روٹی کو شراب کے ساتھ علامتی جسم اور خون کا علامتی تصور یہودیت میں نہیں تھا۔ نیز یہودی تہواروں کی ابتدائی تقاریب میں روٹی بھی استعمال کی جاتی تھی۔²⁰

اگر اس واقعہ کو عید فصح کے موقع پر تسلیم کیا جائے تو انجیلی واقع نگاری میں مزید اغلاط شامل ہو جاتی ہیں لیکن یروشلم میں فاتحانہ داخلے کی تاریخیت کو اگر موسم بہار کے بجائے موسم خزاں میں منظور کر لیا جائے تو ان سارے واقعات کا تسلسل قابل فہم ہو جاتا ہے کیونکہ یہی وہ وقت تھا جب کوئی مدعی مسیح یروشلم میں داخل ہو سکتا تھا۔ ایک اور اہم بحث اس قضیے میں شامل نہیں کی گئی ہے جو کہ زکریا نبی کے صحیفے سے تعلق رکھتی ہے۔ زکریا نبی کی پیشگوئی کے مطابق آخری ایام کا زبردست معرکہ خزاں میں عید خیام کے موقع پر ہو گا اور عید خیام جیسے عظیم تہوار کے موقع پر دنیا کی تمام قومیں مسیحانہ وقت میں عید خیام منانے یروشلم آنا چاہیں گی۔ یہ پورا منظر نامہ زکریا نبی کی کتاب کے آخری باب میں واضح بیان کیا گیا ہے۔

"دیکھ خداوند کا دن آتا ہے جب تیرا مال لوٹ کر تیرے اندر بانٹا جائے گا۔ کیونکہ میں سب قوموں کو فراہم کروں گا کہ یروشلم سے جنگ کریں اور شہر لے لیا جائے گا اور گھر لوٹے جائیں گے اور عورتیں بے حرمت کی جائیں گی اور آدھا شہر اسیری میں جائے گا لیکن باقی لوگ شہر میں ہی رہیں گے۔۔۔۔۔۔ جس طرح تم شاہ یہوداہ غزیاہ کے ایام میں زلزلہ سے بھاگے تھے اُسی طرح بھاگو گے کیونکہ خداوند میرا خدا آئے گا اور سب قُدی تیرے ساتھ۔ اور اُس روز روشنی نہ ہوگی اور اجرام فلک چھپ جائیں گے۔" ²¹

اسی طرح زکریا کی کتاب یہ بھی بتاتی ہے کہ مسیح کے ایام میں یروشلم امن و امان سے رہے گا جبکہ یروشلم کے دشمنوں پر خدا کا قہر نازل ہو گا۔

"پر ایک دن ایسا آئے گا جو خداوند کو ہی معلوم ہے۔ وہ نہ دن ہو گا اور نہ رات لیکن شام کے وقت روشنی ہوگی۔ اور اُس روز یروشلم سے آب حیات جاری ہو گا جس کا آدھا بحر مشرق کی طرف بہے گا اور آدھا بحر مغرب کی طرف۔۔۔۔۔۔ اُس روز ایک ہی خداوند ہو گا اور اُس کا نام واحد ہو گا۔۔۔۔۔۔ اور خداوند یروشلم سے جنگ کرنے والی سب قوموں پر یہ عذاب نازل کرے گا کہ کھڑے کھڑے اُن کا گوشت سوکھ جائے گا اور اُن کی آنکھیں چشم جانوں میں گل جائیں گی اور اُن کی زبان اُن کے مُنہ میں سڑ جائے گی۔" ²²

کتاب مقدس کے مطابق المسیح جو معرکہ الآراء لڑائی لڑے گا اس میں اسرائیل کو فتح نصیب ہوگی اور اس فتح کے بعد مسیح کی حکومت کا دور شروع ہو گا جس میں تمام قومیں عید خیام منانے یروشلم آئیں گی۔

AL-USWAH Research Journal (Vol.2, Issue 2, 2022: July-December)

مشن بنی اسرائیل کی نجات ہی تھا اور وہ اسی نجات کی تکمیل کے لیے عید خیم کے موقع پر یروشلم میں داخل ہوئے جبکہ انجیل نویسوں نے اس معاملے میں صریح کذب بیانی سے کام لیا ہے۔

تجاویز

محققہ مضمون کی تجاویز دینا ممکن نہیں کیونکہ یہ قدیم تاریخ کی روشنی میں کی گئی تحقیق ہے البتہ اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ درست معلومات کے ادراک کے لیے بنیادی مصادر تک رجوع کرنے کا طریقہ طلبہ کو سکھایا جائے تاکہ وہ مطلوبہ مواد تک رسائی حاصل کریں اور جانچ پڑتال کر کے درست حقائق کا ادراک اسی طرح کر سکیں جس طرح محققین نے تحقیق ہذا میں ایک عنوان منتخب کرنے کے بعد عرق ریزی سے دو ہزار سال سے جاری ایک غلطی کی نشاندہی کی اور قدیم بنیادی مصادر کی روشنی میں حقیقت کا انکشاف کیا۔

حواشی و حوالہ جات

¹ زکریا 9:9

² معتد بہ کلام مقدس، (لاہور: پاکستان بائبل سوسائٹی، 2013ء)، ص 118۔

³ Shaikh Muhammad Hafeez, *Jesus The Search for Truth* (Islamabad: Interfaith Publication, 1995), 120–21.

⁴ مرقس 10:47

⁵ Hyam Maccoby, *Revolution in Judaea Jesus and the Jewish Resistance* (New York: Taplinger Publishing Co, 1973), 133.

⁶ احبار 23:40

⁷ استثناء 20–17:14

⁸ Gershion Appel, "A Revival of the Ancient Assembly of Hakhel," *Tradition: A Journal of Orthodox Jewish Thought* 2, no. 1 (1959): 119–27.

⁹ Maccoby, *Revolution in Judaea Jesus and the Jewish Resistance*, 134.

¹⁰ 1–سلاطین 2، 8–تواریخ 7

¹¹ یوحنا 8:7

¹² Maccoby, 136.

¹³ احبار 23:40

¹⁴ مرقس 11:14

¹⁵ یونیل 2:12

¹⁶ 2- سمونیل 15:30

¹⁷ حزقیل 27:1

¹⁸ "Mount of Olives," *Encyclopedia of Britannica (Online)*, n.d.,
<https://www.britannica.com/place/Mount-of-Olives>.

¹⁹ مرقس 14:15

²⁰ Arnold Bender, *Dictionary of Nutrition and Food Technology*, 4th ed. (London: Newnes-Butterworths, n.d.), 54.

²¹ زکریا 14:1-6

²² زکریا 14:7-12

²³ زکریا 14:13-21

²⁴ Geza Vermes, *The Real Jesus: Then and Now* (Minneapolis: Fortress Press, 2010), 94-95.